

عدالتِ عظمیٰ پاکستان

(اختیارِ سماعت اپیل)

حاضر:

جناب جسٹس امیر ہانی مسلم، جج

جناب جسٹس مشیر عالم، جج

جناب جسٹس دوست محمد خان، جج

دیوانی عرضداشت نمبر ۳۱۹/۲۰۱۶

زیرِ شق نمبر ۲۱۲ ذیلی شق نمبر (۳) آئین پاکستان مجریہ سال ۱۹۷۳ء

(اپیل بخلاف حکم فاضل وفاقی سروس ٹرانسپوٹل، اسلام آباد مورخہ ۲۰۱۵-۱۲-۳۱

بنگرانی نظر ثانی اپیل نمبر ۱۶۳/۲۰۱۵)

(درخواست دہندہ)

عارف خان

بنام

محاسبِ اعلیٰ پاکستان، اسلام آباد و دود گیران مسئول علیہم (جواب کنندہ)

منجانب سائل: سائل از خود

منجانب مسئول علیہم: جناب سہیل محمود، ڈی اے جی

جناب طیب خان، اضافی محاسبِ اعلیٰ محصولات، پشاور

جناب محمد سلیم خان، اکاؤنٹس آفیسر، پشاور

تاریخ سماعت: ۲۰ مئی ۲۰۱۶ء

فیصلہ

جسٹس دوست محمد خان:

خلاصہ مقدمہ

سائل عارف خان بطور ڈپٹی ڈائریکٹر ادارہ حساب و کتاب پاکستان سے مورخہ ۲۰۱۰-۰۴-۱۱ کو مدت ملازمت پوری کر کے پینشن یافتہ ہوا۔ ابتدا میں انہوں نے مجموعی پینشن کی صوابدید استعمال کی، جس کی محکمے نے منظوری دی۔ بعدہ ماہ ستمبر ۲۰۱۰ میں سائل نے زیر بدل (Commutation) کی صوابدید استعمال کرتے ہوئے قومی خزانے سے ۳۵ فیصد کے حساب سے مبلغ ۱۲۴۶۶۹۶ (بارہ لاکھ چھالیس ہزار چھ سو چھیانوے روپے) وصول کئے۔ سائل شروع کے چند مہینوں میں وقتاً فوقتاً پینشن میں اضافے کا فائدہ لیتے ہوئے جملہ پینشن کے تحت ماہانہ پینشن لیتا رہا تاہم بعدہ مندرجہ بالا زیر بدل کی جملہ رقم حکومت کو ۳۵ فیصد کے حساب سے بیچنے کے بعد اس کو مجموعی پینشن پر اضافی فائدہ دینا بند کیا گیا۔ اس محکمہ فیصلے سے نالاں ہو کر مالی امور سے متعلق وفاقی انتظامی حلقے سے رجوع کیا گیا تاہم اس کو کامیابی نصیب نہ ہوئی لہذا انہوں نے وفاقی ملازمین کے مسائل اور خدمات سے متعلقہ خصوصی عدالت سے رجوع کیا جنہوں نے فریقین کے دلائل سننے کے بعد سائل کی اپیل مورخہ ۲۰۱۵-۱۲-۳۱ کو خارج کر دی جس کے خلاف سائل نے نظر ثانی کی درخواست دائر کر دی اور بعدہ اس درخواست کو بھی مورخہ ۲۰۱۵-۰۸-۲۵ کو خارج کیا گیا جس سے ناراض ہو کر سائل نے آئینی عرضداشت بالا دائر کی۔

۲۔ مورخہ ۲۰۱۶-۰۳-۰۹ کو سائل نے خود ہی دلائل دیئے جس کی بنیاد پر مسئول علیہم کو نوٹس جاری کر دیئے گئے اور آخر کار عدالت ہذا نے اضافی محاسب اعلیٰ محصولات پشاور شاخ کو پروانہ جواب طلبی مورخہ ۲۰۱۶-۰۵-۱۳ کو جاری کیا جس نے حاضر ہو کر مورخہ ۲۰۱۶-۰۵-۲۰ کو مختصر اور جامعہ تحریری خلاصہ دائر کیا اور بحث فریقین سماعت ہوئی۔

۳۔ اضافی محاسب اعلیٰ پشاور نے دفتری مختصر یادداشت محررہ تاریخ ۴، ماہ ستمبر ۲۰۰۱ اور بعدہ یادداشت کی کاپی خلاصے کے ساتھ منسلک کی۔ جس کے پیرا (د) جو کہ صفحہ ۱۱ پر موجود ہے میں صدر پاکستان نے واضح طور پر یہ احکامات جاری کئے ہیں کہ ۲۰ فیصد تا ۲۵ فیصد پینشن میں اضافہ ادارہ

ہذا (محصولات وفاقی) کے مختصر یادداشت نمبر ۴ (۱) ریگولیشن نمبر ۹۹/۴، مورخہ ۱۹۹۹-۰۷-۲۳ کے تحت بند کیا جاتا ہے۔ اسی دفتری یادداشت کے پیرا (ف) میں یہ وضاحت کے ساتھ تحریر ہے کہ زربدل کا صوابدید اختیار کر کے مجموعی رقم جو کہ ۳۵ فیصد یا اس سے زیادہ ہو وصول کرنے والے پنشن یافتہ ملازمین کو صرف خالص پنشن کے حصے کا اضافی شدہ رقم کا فائدہ دیا جائے گا نا کہ مجموعی پنشن کی رقم پر۔

ہم نے حکم و فیصلہ خصوصی عدالت زیر عرضداشت ہذا اور خلاصہ جو کہ مسئول علیہم نے دائر کیا اور اس کے ساتھ منسلک دفتری یادداشت ہائے کا باریک بینی سے جائزہ لیا۔

۴۔ ہمیں اس نتیجے پر پہنچنے میں کوئی دشواری یا مشکل پیش نہیں آئی کہ سائل نے یکمشت زربدل جو کہ ۳۵ فیصد ہے کی بنیاد پر لاکھوں روپے کی رقم یکمشت حاصل کی ہے اس لئے وہ سالانہ یا حکومت کی طرف سے وقتاً فوقتاً پنشن کی رقم میں اضافے کا فائدہ مجموعی پنشن کی رقم پر لینے کا حق دار نہیں ہے بلکہ خالص پنشن کی مقررہ حد جو اس کو ماہانہ ادا کی جاتی ہے اس حد تک اضافی رقم کا حق دار ہے۔ سائل نے اس قانونی نقطہ کو شاید یا تو نظر انداز کیا ہے یا اس کی دیدہ و دانستہ غلط تشریح کر رہا ہے۔

۵۔ عدالت ہذا کا اس سے قبل اپیل (CA No. 1305-1327/2003) ۱۳۰۵-۱۳۲۷ سال ۲۰۰۳ء جو کہ مورخہ ۲۸-۱۲-۲۰۰۵ کو تجویز کیا گیا اس امر کی نشاندہی کی گئی ہے۔ تاہم اس فیصلے کے پیرا نمبر ۳ اور ۴ میں اس قانونی نقطے کی جامع اور صریح تشریح کی گئی ہے اور اسی نوع کے مقدمات میں پنشن یافتہ ملازمین کو اس حد تک حق دیا گیا ہے کہ وہ یا تو زربدل (Commutation) کی رقم یکمشت سرکاری خزانے میں جمع کر کے پنشن میں اضافے کا فائدہ مجموعی پنشن کی رقم پر حاصل کرے یا بصورت دیگر جیسا کہ زر محصولات کے قواعد کے تحت مختص مقررہ مدت کا انتظار کرے جس کے مکمل ہونے پر وہ اس قسم کی دادرسی کے مستحق گردانے جائیں گے اور یہ امر بھی محکمہ محصولات زر حکومت پاکستان اور محاسب اعلیٰ پاکستان کی صوابدید پر چھوڑا گیا۔

۶۔ سائل نے جن پنشن یافتہ ملازمین کو اضافے کا فائدہ مجموعی پنشن پر دینے کا حوالہ دیا ہے اس کا جواب بھی مفصل طور پر اضافی محاسب اعلیٰ پشاور نے اپنے مختصر خلاصہ جواب میں تحریر کیا ہے کہ وہ چونکہ اعلیٰ عہدوں پر فائز نہ تھے اور کم ترین مراعات یافتہ پنشن شدہ ملازمین تھے لہذا حکومت نے مہنگائی کی

- شرح کے تناسب سے ان کو ایک مختص کی گئی اضافی رقم کی منظوری دی ہے جس کو اصول یا بنیاد بنا کر اس کا فائدہ سائل کو جو کہ ملازمت کے درجہ ۱۸ میں پینشن یافتہ ہوا ہے کو کسی صورت میں نہیں دیا جاسکتا۔
- ۷۔ باوجود ہاتِ بالا عدالت ہذا کی نظر میں فیصلہ خصوصی عدالت متذکرہ بالا آئین و قانون اور ضوابط کے مطابق ہے۔ جس میں کسی قسم کی قانونی نقص نہیں پائی گئی جس سے نا انصافی کا عنصر پایا جاتا۔
- ۸۔ مندرجہ بالا تفصیلی وجوہات عدالت ہذا کے مختصر حکم مورخہ ۲۰۱۶-۰۵-۲۰ کی تناظر میں تحریر کی گئیں جو کہ درج ذیل ہے:-

"The Additional Accountant General, AGPR Sub Office, Peshwar, has filed concist statment to which the office shall assign number. After hearing the learned DAG and the Additional Accountant General, for reasons to be recorded later, this Petition is dimissed and leave refused."

۹۔ فیصلہ عدالت میں پڑھ کر سنایا گیا۔

جج

جج

جج

(اشاعت کے لئے منظور)

اسلام آباد، ۲۰ مئی ۲۰۱۶ء

﴿عثمان﴾